چار رکعات تراویح ایک سلام سے پڑھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd-9812 تاریخ: 25-02-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی تراویح کی نماز دو دو رکعت کے بجائے چار رکعت ایک ساتھ ادا کرے، جیسے گھر میں خواتین یا مرد تنہا پڑھتے ہوئے، تو کیا قعدۂ اُولیٰ میں تشہد، درودِ ابراہیمی اور دعا پڑھے گا یا نہیں؟ یونہی تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر ثنا پڑھے گا یا نہیں؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طریقۂ متوارثہ (شروع سے جو طریقہ چلتا آرہا ہے، وہ) یہی ہے کہ بیس رکعت تراویح دس سلام کے ساتھ یعنی دو دو رکعت کرکے ادا کی جائیں، خواہ عورتیں گھر میں پڑھیں یا مرد جماعت کے ساتھ یا تنہا پڑھے، سب کے لیے یہی حکم ہے، تاہم اگر چار رکعت تراویح ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائے اور دوسری رکعت پر قعدہ کیا جائے، تو تراویح ادا ہو جائے گی۔ اس صورت میں دوسری رکعت کے قعدہ میں درود شریف اور دعا جبکہ تیسری رکعت کے شروع میں ثنا بھی پڑھی جائے گی، یہاں بنیادی طور پر شبہ اس بات سے پیدا ہوتا ہے کہ تراویح چونکہ سنت مؤکدہ ہے، تو چار رکعت پڑھنے کی صورت میں اس کی ادائیگی کا طریقہ بھی ظہر و جمعہ کی سنن کی طرح ہونا چاہیے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ فقہائے کرام نے صراحت کے ساتھ یہ بات بیان فرمائی ہے کہ

ظہر وجمعہ کے علاوہ تمام چار رکعتی سنن ونوافل کی دوسری رکعت میں التحیات کے بعد درود شریف ودعا اور تیسری رکعت کے شروع میں ثنا پڑھی جائے گی، اس وجہ سے بطورِ خاص تراویح کے متعلق بھی یہی حکم بیان کیا گیا کہ جب چار رکعت اکٹھی پڑھیں گے، تو یہی طریقہ اپنائیں گے۔

بیس رکعت تراویح دس سلام کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے، چنانچہ امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفِی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:710ھ / 1310ء) ”کنز الدقائق“ میں لکھتے ہیں: ”وسن في رمضان عشرون ركعة بعشر تسليمات“ ترجمہ: اور رمضان المبارک میں بیس رکعات (تراویح) دس سلاموں کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔

(كنز الدقائق، كتاب الصلاة، صفحه 178، مطبوعه دار البشائر الاسلاميه)

چار رکعت تراویح ایک سلام کے ساتھ پڑھیں اور دوسری پر قعدہ کیا، تو ادا ہو جائیں گی، چنانچہ علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:956ھ / 1049ء) لکھتے ہیں: ”(وإن صلى أربع ركعات بتسليمة واحدة) و الحال (أنه لم يقعد على ركعتين) منها قدر التشهد (تجزي) الأربع (عن تسليمة واحدة): أي عن ركعتين عند أبي حنيفة و أبي يوسف (و هو المختار)... و لو قعد على راس الركعتين جازت عن تسليمتين بالاتفاق“ ترجمہ: اور اگر کسی نے چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھیں اور دوسری رکعت میں بقدرِ تشہد قعدہ نہیں کیا، تو شیخین کے نزدیک یہ چاروں رکعات ایک سلام (دو رکعتوں) کے قائم مقام ہو جائیں گی اور یہی مختار مذہب ہے اور اگر دو رکعت پر قعدہ کیا ہو، تو یہ بالاتفاق دو سلاموں (یعنی چار رکعتوں) کے قائم مقام ہو جائیں گی۔

(غنية المتملى شرح منية المصلى، صفحه 408، مطبوعه سهيل اكادمى، لاهور)

تراویح چار رکعت اکٹھی پڑھنے کی صورت میں دوسری کے قعدہ میں درود اور دعا پڑھیں گے، چنانچہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ

/1921ء) سے ”فتاویٰ رضویہ“ میں سوال ہوا کہ چار رکعت تراویح یا نوافل ایک نیت سے پڑھے ،تو قعدہ اولیٰ میں درود شریف و دعا اور تیسری رکعت میں ”سبحنک اللھم“ پڑھے یا نہیں؟ تو جواباً ارشاد فرمایا: ”پڑھنا بہتر ہے۔ درمختار میں ہے: ”لا یصلی علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی القعدۃ الاولٰی فی الاربع قبل الظھر والجمعۃ وبعدھا لا یستفتح اذا قام الی الثالثۃ منھا وفی البواقی من ذوات الاربع یصلی علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ویستفتح ویتعوذ ولو نذرا لان کل شفع صلٰوۃ“ (ظہر اور جمعہ کی پہلی چار سنتوں اور بعد کی چار سنتوں کے پہلے قعدہ میں نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں درود شریف نہ پڑھا جائے اور تیسری رکعت میں ثنا بھی نہ پڑھی جائے اور باقی چار رکعتوں والی سنتوں اور نوافل میں درود شریف پڑھا جائے، تیسری رکعت میں ثنا اور تعوذ بھی پڑھی جائے گی ،اگرچہ اس نے نوافل کی نذر مانی ہو ،کیونکہ ہر شفع ایک مکمل نماز ہے۔)

مگر تراویح خود ہی دو رکعت بہتر ہے: ”لانہ ھو المتوارث“ (کیونکہ طریقہ متوارثہ یہی ہے۔) تنویر میں ہے: ”عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات“ (بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ پڑھائی جائیں۔) سراجیہ میں ہے: ”کل ترویحۃ اربع رکعات بتسلیمتین“ (ہر ترویحہ چار رکعتوں کا دو سلاموں کے ساتھ پڑھا جائے۔) یہاں تک کہ اگر چار یا زائد ایک نیت سے پڑھے گا ،تو بعض ائمہ کے نزدیک دو ہی رکعت کے قائم مقام ہوں گی ،اگرچہ صحیح یہ ہے کہ جتنی پڑھیں شمار ہوں گی جبکہ ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا ہو۔ عالمگیری میں ہے: ”ان قعد فی الثانیۃ قدر التشھد اختلفوا فیہ فعلی قول العامۃ یجوز عن تسلیمتین وھو الصحیح ھکذا فی فتاوی قاضی خاں“ (اگر دوسری رکعت میں تشہد کی مقدار نمازی بیٹھ گیا تو اس میں اختلاف ہے اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ دو سلاموں کے قائم مقام ہے اور یہی صحیح ہے، فتاوی قاضی خان میں اسی طرح

ہے۔)“ (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ443، 445، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1403ھ/1982ء) سے سوال ہوا:”عشا کی پہلی چار سنتوں میں اور ایسے ہی اگر تراویح اکٹھی چار چار رکعتیں پڑھی جائیں تو پہلے التحیات پر درود شریف اور تیسری رکعت کے اول میں ”سبحانك اللھم“ پڑھے جائیں یا نہیں؟ تو اس کے جواب میں فرمایا:”ظہر وجمعہ کی پہلی چار سنتوں کے علاوہ جتنے نفل اور سنتیں چار چار پڑھے جائیں، ان کے دونوں التحیات پر درود شریف اور پہلی اور تیسری رکعت کے اول میں ثناء پڑھی جائے۔(ظہر وجمعہ کے علاوہ سنن ونوافل کے مطلق جزئیات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔) نیز تراویح کا ذکر بالتخصیص بھی فقہائے کرام نے وضاحت سے فرمادیا...“ والنظم من التنویر:ویاتی الامام والقوم بالثناء کل شفع ویزید علی الشھد الا ان یمل القوم فیاتی بالصلوات“(مزید جزئیات نقل کرنے کے بعد لکھا)تو شمس وامس کی طرح ثابت ہوا کہ ہر تشہد پر درود شریف اور ہر شفع کے اول میں ثنا پڑھے۔“

(فتاوی نوریہ، جلد1، صفحہ556، 557، مطبوعہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

07رمضان المبارک1447ھ/25فروری2026ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے